Regd. No. L 5254

55

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

فی پرچہ ۱ر

یوم چہارشنبہ

۱۱ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۵/۵ ۱۸ شہادت ۱۳۳۰ھش ۱۸ اپریل ۱۹۵۱ء نمبر ۹۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شان بزرگ ہے اور اُس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجے پر روشن تاثیریں ہیں جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے کسی کو عارف کے درجے تک پہنچاتا ہے کسی کو آیت اللہ اور حجت اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے۔ اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۷ اپریل - درد نقرس کی تکلیف بدستور ہے - جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

پشاور ۱۷ اپریل - سرحد کے گورنر مسٹر چندریگر آج کراچی میں چار روزہ قیام کے بعد واپس یہاں پہنچ گئے - آپ کے ساتھ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر امین الدین اور وزارت دفاع کے سیکرٹری مسٹر اسکندر مرزا ہیں - جو دو روز تک صوبے میں قیام کریں گے۔

ہندوستان میں ہریجنوں کی حالت سخت قابل رحم ہے ڈاکٹر امبیدکر کا اعلان

نئی دہلی ۱۷ اپریل - آج ہندوستان کے وزیر قانون و محنت ڈاکٹر امبیدکر نے اعلان کیا کہ ہندوستان میں ہریجنوں کی حالت سخت قابل رحم ہے برطانوی راج میں انہیں جو تحفظات حاصل تھے - بھارتی راج میں وہ ان سے بھی محروم ہیں - اور گو کہنے کو ہمیں آزادی مل گئی ہے - لیکن میں بڑے دکھ کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ ہریجنوں کے مصائب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی - آپ نے اس امر کی بھی مذمت کی کہ ہندوستانی اخباروں میں ہریجنوں کے مصائب کی خبروں اور داستانوں کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے - مشرقی پنجاب میں سکھ ان کی عورتیں اغوا کر رہے ہیں - آج ہریجن کانگرس کے بعض ارکان نے بھی اس امر کا اعلان کیا کہ مشرقی پنجاب کی پارلیمنٹ میں ہم نے کئی دفعہ ان مصائب کے متعلق تقریریں کی ہیں۔

مہاجر ٹیکس کی آمد کا مصرف

کراچی ۱۷ اپریل - آج وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کی صدارت میں مرکز اور صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کی دو روزہ کانفرنس شروع ہوئی جس میں مہاجر ٹیکس سے جمع شدہ رقم کی تقسیم اور مہاجرین کی آبادکاری کے بارے میں مرکزی اور صوبائی سکیموں پر غور کیا گیا - آخری فیصلے کل ہوں گے - آج کانفرنس کے سامنے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے پاکستان کے بڑے شہروں کے مضافات میں ۳۹ نئی بستیاں آباد کرنے کی سکیم پیش کی

کراچی ۱۷ اپریل - کل یہاں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کی ایک اور کانفرنس صوبوں اور قبائلی علاقوں کے معاشرتی فلاح و بہبود اور اصلاحی سکیموں کی ابتدائی نوعیت پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوگی - اس میں اس ۲۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا مصرف سوچا جائے گا - جو ان سکیموں کے لئے منظور کیا گیا ہے۔

۲۷ ڈاکٹروں کا انتخاب

کراچی - حکومت پاکستان نے ستائیس ڈاکٹروں کا انتخاب انہیں مختلف مضامین میں اعلےٰ تعلیم دلانے کے لئے بیرونی ممالک میں بھیجنے کے لئے کیا ہے - ان میں دو خواتین ڈاکٹر بھی ہیں۔

مختصر واہم

ماریشش ۱۷ اپریل - آج یہاں پاکستان کے جنگی جہازوں کا شاندار استقبال کیا گیا - آل ماریشش مسلم لیگ نے ٹاؤن ہال میں پاکستانی جہازیوں کے اعزاز میں دعوت بھی دی۔

لاہور ۱۷ اپریل - آج میڈیکل کالج کے طلبہ نے ایم - بی - بی - ایس کے پروفیشنل امتحان میں بیٹھنے سے انکار کر دیا - طلبہ کی ہڑتال گذشتہ دو ہفتے سے جاری ہے۔

کراچی ۱۷ اپریل - آج گورنر جنرل پاکستان نے بزم اکبر کا افتتاح کیا۔

طہران ۱۷ اپریل - آج ایرانی مجلس نے بھی ایران کے وزیر اعلےٰ مسٹر حسین اعلےٰ پر کامل اعتماد کا اظہار کیا - کل سینٹ نے بھی اسی قسم کے اعتماد کا اظہار کیا تھا۔

سیالکوٹ میں لڑکیوں کا کالج

سیالکوٹ ۱۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے سیالکوٹ میں لڑکیوں کے لئے جو نیا کالج کھولنا منظور کیا ہے - اس میں یکم مئی کو پڑھائی شروع ہو جائے گی - فی الحال یہ کالج لیڈی اینڈرسن گرلز ہائی سکول کی عمارت میں اپنا کام شروع کرے گا۔

مشرقی بنگال کی آبادی میں ۱۸ فیصدی کا اضافہ

ڈھاکہ ۱۷ اپریل - یہاں مشرقی بنگال کی مردم شماری کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے - اس کی رو سے ۱۹۳۱ء کے بعد اس صوبے کی آبادی میں ۱۸.۰۳ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے - اس کی رو سے سب سے زیادہ گنجان آبادی تری پورہ میں ہے یعنی ۱۵۰۲ افراد فی مربع میل اس سے کم ڈھاکہ میں ہے یعنی ۱۴۷۴ افراد فی مربع میل - سب سے کم چاٹگام کے پہاڑی علاقے میں ہے جو ۵۸ افراد فی مربع میل بنتی ہے - اوسطاً آبادی اس صوبے کی ۷۷۰ افراد فی مربع میل نکلتی ہے۔

اردو کانفرنس

لاہور ۱۷ اپریل - انجمن حمایت اسلام کے ۶۵ویں اجلاس میں ۲۲ اپریل کو ساڑھے ۴ بجے شام اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں ایک اردو کانفرنس منعقد ہوگی جس میں سید امتیاز علی تاج - ڈاکٹر محمد باقر ڈاکٹر محمد صادق اور پروفیسر حمید احمد خان مقالے پڑھیں گے۔

لاہور - ۱۷ اپریل ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے آج گورنر ہاؤس میں پراونشل سیلز ، سولجرز اینڈ ایئرمین بورڈ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔

تخلیہ کنندگان کی منقولہ املاک کے متعلق

پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کا اعلان

لاہور ۱۷ اپریل - ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر نے پاکستان میں مسلم مہاجرین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا ہے کہ ہندو پاکستان کے درمیان تخلیہ کنندگان کی منقولہ املاک کے بارے میں جون ۱۹۵۰ء میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق کوئی تخلیہ کنندہ ہندوستان سے پاکستان میں اپنی منقولہ املاک کو درآمد و برآمد کی پابندیوں کے بغیر منتقل کر سکتا ہے

منقولہ املاک میں نجی اور گھریلو ساز و سامان اور مشینیں مثلاً ٹائپ رائٹر - کپڑا سینے کی مشینیں سائیکلیں - ریفریجریٹر - ریڈیو موٹر کاریں - گراموفون برقی سامان آلات موسیقی - کاریگروں کے اوزار اور دیگر آلات و سامان بھی شامل ہیں - ایسے معاملات نوٹس میں آئے ہیں - جن میں تخلیہ کنندگان کی متذکرہ صدر منقولہ املاک کو ہندوستانی محکمہ کسٹمز کے حکام نے اٹاری چوکی پر روک لیا ہے - اس بارے میں ہندوستانی محکمہ کسٹمز سے بات چیت شروع کی گئی ہے - مذکورہ قسم کی منقولہ اشیاء کے مالکان ان اشیاء کو اسسٹنٹ کلکٹر لینڈ کسٹمز امرتسر کے دفتر سے واپس حاصل کر سکتے ہیں - لہٰذا متعلقہ مالکان کو چاہیئے کہ وہ اس بارے میں ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر کے جائیدادوں کے سلسلہ میں مقرر اتاشی کے پاس درخواستیں روانہ کر دیں ایسے معاملات بھی نوٹس میں آئے ہیں جن میں عام اجازت والی مقدار سے زائد مقدار میں نقدی سونا اشیائے تجارت و سوداگری اور بغیر سلے ہوئے کپڑے کو ہندوستانی محکمہ کسٹم کے حکام نے روک لیا - منقولہ املاک سے متعلق معاہدہ جون ۱۹۵۰ء کی رو سے مالکان کے حق میں متذکرہ قسم کی تمام اشیاء ہندوستان

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
۱۷ اپریل ۱۹۵۱ء

جھوٹوں کی مالا

ایک رسالہ موسومہ "مسلمانوں کو مرزائیت سے نفرت کے اسباب" مرتبہ مولوی "احمد علی عفی عنہ" امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ آجکل سرکاری دفتروں میں کثرت سے تقسیم کیا جا رہا ہے ایک کاپی ہمیں بھی دستیاب ہوئی ہے۔ رسالہ کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رسالہ احمدیوں کے خلاف محض منافرت پھیلانے کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کا مقصد کوئی علمی تحقیقات نہیں ہے۔ یہ غلط بیانیوں، افتراؤں اور بہتانوں کی ایک مالا ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف نے بڑی محنت سے پروئی ہے۔

مولوی احمد علی عفی عنہ مرتب رسالہ ہذا ان ۳۱ علمائے اسلام میں سے بھی ہیں۔ جنہوں نے کراچی میں بیٹھ کر اللہ تعالےٰ کے قرآن مجید کے مقابلہ میں "مملکت اسلامی کے بنیادی اصول" کے نام پر ایک نیا قرآن تصنیف فرمایا ہے۔ آپ کے خطبات جمعہ اکثر مجلس احرار کے ترجمان "آزاد" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح احراریوں سے آپ کا تعلق خاص ہے۔ لہذا آپ سے کسی حق گوئی کی امید رکھنا فضول ہے۔ چنانچہ رسالہ میں آپ نے چھٹتے ہی جو عظیم جھوٹ تصنیف فرمایا ہے قابل داد ہے ملاحظہ ہو۔

"برادران اسلام! تقسیم ملک سے پہلے مرزائیوں کے باطل فرقہ کی اشاعت کا دروازہ تقریباً بند ہو چکا تھا۔ کیونکہ مسلمانوں کے علمائے کرام نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے اس باطل اور کفر پرست فرقہ کا پول اس قدر کھول دیا تھا کہ انہیں ہمت ہی نہیں ہو سکتی تھی کہ کہیں اہل سنت والجماعت کے مقابلہ میں آئیں انہیں مناظروں میں اتنی شکستیں مل چکی تھیں۔ کہ انہیں مقابلہ میں آنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔ بالخصوص جمعیۃ احرار ہند کے صدر مجاہد اعظم مجسمہ شجاعت۔ عاشق رسول، حافظ قرآن۔ مقرر سحر بیان حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے احرار کی فوج کی معیت میں مرزائیت کے قلعہ پر اپنی تقریروں کے گولوں سے وہ بمباری کی کہ مرزائیت کے قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ اور مرزائیت کے قلعہ کے مسمار ہو جانے کے بعد مسلمانوں کے دلوں سے مرزائیوں کے مسلمان ہونے یا ان کے خادم اسلام ہونے کا خیال دل سے نکل گیا بلکہ مسلمانوں کے دل میں یہ عقیدہ راسخ ہو گیا کہ فرقہ مرزائیہ اسلام کے بھیس میں اسلام سے دشمنی کر رہا ہے۔"

(مسلمانوں کو مرزائیت سے نفرت کے اسباب ص۲)

اب ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ سفید جھوٹ ہے۔ خود احراریوں کی شہادت ملاحظہ ہو۔

ماسٹر تاج الدین انصاری جو آجکل مدیر "آزاد" ہیں نے لکھا:۔

"رات کے بعد جب پروپیگنڈا کی آندھیاں گزر گئیں تو مسلمان کو معلوم ہوا کہ ان کے اپنے جانثار سپاہی احرار کی صورت میں زخمی پڑے ہیں اور مرزائی کھڑے مسکرا رہے ہیں۔"

(الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۶ء)

ہم حیران ہیں کہ چھٹتے ہی اتنا بڑا جھوٹ تصنیف کرتے ہوئے ہاتھ کیوں نہ کانپ گیا۔ شائد آپ سمجھتے ہیں کہ رسالہ پر نام کے ساتھ عفی عنہ لکھ دینے سے سب تلافی ہو جائے گی۔ مگر ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کی عدالت میں آپ کو اس عبارت کے ہر ہر لفظ اور ہر ہر نقطہ کا حساب دینا پڑے گا۔

ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

یعنی اس روز جس نے ایک ذرہ بھر بھی برائی کی ہو گی دیکھ لے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد احمدیت کو جو ترقی ہوئی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً تمام دنیا کے کناروں پر اکثر احمدی مشن اسی دور میں از سر نو کھولے گئے ہیں۔ پھر اس جھوٹ کا پول اس طرح بھی کھل جاتا ہے۔ کہ قبل تقسیم احراریوں نے مسلمانوں کے خلاف کانگرس کی شہ پر جو محاذ قائم کیا تھا۔ اس وقت تمام مقررین احرار کی طرف سے مسلم لیگ پر جو الزامات لگائے جاتے تھے۔ ان میں سے ایک بڑا یہ ہوتا تھا کہ مسلم لیگ کی زمام "مرزائیوں" کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ احراریوں نے ایک کارٹون شائع کیا تھا۔ جس میں مسلم لیگ کی ریل گاڑی کے آگے "مرزائیوں" کا انجن دکھایا گیا تھا۔

قاعدہ ہے کہ جب انسان ایک جھوٹ بول چکتا ہے تو اس کو سہارا دینے کے لئے اسے اور جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ اسی طرح جھوٹوں کی مالا تیار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مولوی احمد علی عفی عنہ نے یہ جھوٹ جب تصنیف کر لیا۔ تو بزعم خود اسکو سہارا دینے کے لئے ایک اور جھوٹ تصنیف کرنا پڑ گیا۔ اور جوش کذب طرازی میں اتنا بھی ہوش نہ رہا کہ پہلے جھوٹ کی تردید ہو گئی ہے آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"مگر تقسیم ملک کے بعد اس فرقہ باطلہ نے پھر سر اٹھایا ہے۔ کیونکہ پاکستان میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ کئی مرزائی معزز عہدوں پر برسر اقتدار آ گئے ہیں اور وہ لوگ اپنے ہم خیال لوگوں کی پوری پوری امداد کرتے ہیں۔ اور ہر ممکن کوشش کر کے انہیں اچھی سے اچھی جگہیں دلانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ اس لئے بہت سے نوجوان روٹی کی خاطر مرزائیت کی زد میں بہتے نظر آتے ہیں ابھی چند دن کا ذکر ہے کہ میرے پاس ایک نوجوان کلرک آیا۔ اور کہا کہ ہم چند دوست ہیں۔ سوائے میرے باقی سب مرزائی ہونے پر آمادہ ہو چکے ہیں کہ ہمارے مسلمان افسر ہماری کوئی مدد نہیں کرتے۔ اور مرزائی افسر اپنے چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے لئے پوری امداد کرتے ہیں اور اسے کامیاب کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سر اقبال مرحوم کی رائے

راقم الحروف (احمد علی عفی عنہ) ایک مرتبہ ڈاکٹر سر اقبال مرحوم ومغفور سے ملا اور ان سے میں نے سوال کیا۔ ڈاکٹر صاحب! نوجوان طبقہ کیوں مرزائیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے فرمانے لگے مولوی صاحب روٹی کے باعث ادھر جھک جاتے ہیں۔

(مسلمانوں کو مرزائیت سے نفرت کے اسباب ص۳)

اب دیکھئے مولوی صاحب مرزائیت کی تقسیم کے بعد کی ترقی کا ذکر کر رہے ہیں۔ مگر اپنے جھوٹ کی تائید کے لئے سر اقبال کا قول پیش فرماتے ہیں جو تقسیم سے دس سال پہلے فوت ہو چکے تھے

"کہہ رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی"

پھر یہ بھی کتنا مولویانہ جھوٹ ہے کہ سب لوگ "روٹی" کے لئے مرزائی ہوتے ہیں۔ گویا سب لوگ مسجد کی روٹیوں پر گزارہ کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کو کون بتائے کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ بڑے بڑے سرکاری عہدے چھوڑ کر اسلام کی خدمت کے لئے زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں۔ پھر ایسے بھی ہیں جو اپنی آمدنی کا ⅓ حصہ چندہ ہی دے ڈالتے ہیں۔ کیا یہ روٹی کی خاطر کرتے ہیں ۵۰-۶۰ روپیہ ماہوار پر بی۔ اے ایم۔ اے آجکل کے زمانہ میں افریقہ یورپ۔ ایشیا امریکہ وغیرہ ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ کیا پیٹ کی خاطر؟ سچ ہے بلی کو خواب میں بھی چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں۔

پھر مولوی احمد علی صاحب عفی عنہ برادران اسلام کو نصیحت فرماتے ہیں:۔

"برادران اسلام! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماں کے پیٹ ہی میں انسان ہوتا ہے۔ اس وقت فرشتہ اللہ تعالےٰ سے دعا کر کے انسان کا رزق مقدر لکھ دیتا ہے۔ میرے بھائیو جو رزق ماں کے پیٹ میں مقدر ہو چکا ہے۔ اس میں سے ایک دانہ چھوڑ کر بھی انسان دنیا سے نہیں جائے گا۔ اور نہ اس رزق مقدر سے ایک دانہ زائد کھا کر جائے گا۔ جب واقعہ یہ ہے تو پھر خدا تعالےٰ سے دعا کیجئے کہ مسلمان روٹی کے لئے اپنا ایمان نہ بیچیں ورنہ یاد رکھئے ایمان بیچ کر روٹی حاصل کرنے میں دنیا تو برباد ہو گی مگر اس کے ساتھ آخرت بھی برباد ہو جائے گی"

(مسلمانوں کو مرزائیت سے نفرت کے اسباب ص۴)

یہ تو کتابی اور پبلک وعظ ونصیحت کی باتیں ہیں ورنہ ہمیں یقین ہے کہ جب مولوی صاحب کو علم ہوتا ہو گا۔ کہ کوئی شخص احمدیت اختیار کر رہا ہے۔ تو اس کو اس طرح سمجھاتے ہوں گے۔ کہ دیکھو میاں تم بال بچہ دار ہو۔ تمہاری آمدن آگے ہی کفایت نہیں کرتی۔ احمدی ہو کر تو چندے اتنے دینے پڑتے ہیں کہ گزارہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اپنے اور اپنے بال بچوں پر کیوں مصیبت لا رہے ہو اگر خدمت دین کا اتنا ہی شوق ہے۔ تو مجلس خدام الدین حاضر ہے۔ یہاں صرف جمعرات کو یا عید شبرات کو روٹی دینا پڑتی ہے۔ اگر خدام الدین ناپسند ہو تو مجلس احرار موجود ہے۔ وہاں تو ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا دے والی بات ہے۔ صرف "لال کرتہ" رنگوانا پڑتا ہے۔ اور آجکل تو اس کی بھی چنداں ضرورت نہیں اور اگر دینی مطالعہ کا بڑا شوق ہے تو مودودی صاحب کی جماعت میں چلے جاؤ۔ سال میں فرض چند کتابوں کا خرچ ہے سو کچھ بھی نہیں اور پھر اس کے مقابلہ میں فائدہ بہت ہے ممکن ہے کوئی پنچایت تمہیں صالح قرار دے دے اور مفت میں اسمبلی کے رکن منتخب

وفاتِ مسیحؑ پر علمائے مصر کی فاضلانہ بحث.

حضرت مسیحؑ یقیناً فوت ہو گئے ہیں!

آج سے چونسٹھ برس قبل جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے مشہور عقیدہ کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن مجید سے ثابت کی تو علماء نے شور سے آسمان سر پر اٹھا لیا اور آپؑ کی سخت مخالفت کی۔ مگر جو آواز خدا تعالیٰ کی طرف سے بلند ہوتی ہے۔ اُسے دنیا کی کوئی طاقت ہرگز دبا نہیں سکتی۔

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلامی دنیا کے تمام روشن دماغ انسان اس امر کے قائل ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی فوت ہو چکے ہیں۔ اور ہرگز آسمان پر زندہ نہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم اسلامی دنیا کی سب سے بڑی مذہبی یونیورسٹی جامعہ ازہر" واقعہ قاہرہ مصر کے ہفتہ وار اخبار "الرسالہ" مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۱ صفحہ ۶۴۲ سے ایک مضمون کا لفظ بلفظ ترجمہ شائع کر کے قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس مضمون کے ٹھوس اور جامع دلائل کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اپنے لکیر کے فقیر مولویوں کو سمجھائیں۔ کہ اس معاملہ میں تمہاری ضد درست نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا کہ احمدیوں کا عقیدہ ہے واقعی فوت ہو چکے ہیں۔ اور ہرگز آسمان پر خاکی وجود کے ساتھ زندہ نہیں۔

مسئلہ رفع عیسیٰ علیہ السلام

از علامہ محمود شلتوت صاحب

مضمون لکھنے کا باعث

یونیورسٹی الازہر کی بڑی کمیٹی کے پاس جناب عبدالکریم خان کی طرف سے جو مشرق وسطیٰ میں اتحادی لشکروں کی قیادت عامہ میں ہیں ایک خط پہنچا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ

"قرآن مجید اور سنت مطہرہ کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت شدہ؟ پھر اُس مسلمان پر کیا فتویٰ ہے۔ جو زندہ ہونے کا انکار کرتا ہے؟ اور نیز اُس کا کیا حکم ہے۔ جو ان پر ایمان نہ لائے جب کہ فرض کیا جائے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے" یہ سوال مشیخۃ الازہر کی طرف سے بڑے عالم جناب شیخ محمود شلتوت ممبر مجلس کبار العلماء کے سپرد کیا گیا۔ انہوں نے حسب ذیل جواب لکھا:

قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے دلائل

اما بعد! قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنی قوم سے معاملہ کے انجام کا ذکر تین سورتوں میں بیان فرمایا ہے۔ اول سورہ آل عمران میں۔ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ...... الخ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہود کی طرف سے کفر محسوس کیا۔ تو اُن سے کہا کہ خدا کے لئے میرے کون مددگار بنتے ہیں؟ حواریوں نے کہا۔ کہ ہم انصار بنتے ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور ہم نے اس رسول کی پیروی کی۔ تو ہمیں گواہوں میں سے لکھ۔ اور منکرین نے تدابیر کیں۔ اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۵ ۵۲-۵۵ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا اور تجھے کافروں کے الزامات سے بری کرنے والا ہوں۔ اور تیری پیروی کرنے والوں کو ان پر قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں جو تیرے منکر ہیں۔ پھر تمہارا میری طرف لوٹنا ہوگا۔ اور تب میں ان باتوں کا فیصلہ کروں گا۔ جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

دوسرے سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا. بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۵ ۱۵۰-۱۵۷ ترجمہ (یعنی یہود پر لعنت کی گئی)، ان کے اس قول کے باعث انہوں نے کہا ہم نے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ ہونے کے مدعی کو قتل کر دیا۔ حالانکہ اُسے نہ وہ قتل کر سکے۔ اور نہ صلیب پر مار سکے۔ لیکن وہ ان کے لئے مشابہ بالمقتول بنائے گئے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اس کے بارہ میں اختلاف کیا۔ وہ اس کے متعلق شک میں ہیں۔ ان کو اس کا یقینی علم نہیں۔ سوائے گمان کی اتباع کے۔ اور ان لوگوں نے اس کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف رفع کیا۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

تیسرے سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ بِحَقٍّ ۵ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِىْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ۔ آیت ۱۱۶-۱۱۷

ترجمہ۔ اور جب قیامت کے روز، اللہ فرمائیگا۔ کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو مجھے اور میری ماں (مریم) کو اللہ کے سوا معبود بنا لو۔ وہ جواب دیں گے۔ تو بے عیب ہے۔ اے خدا میرے لئے ممکن نہ تھا کہ میں کہتا وہ بات جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے کہا ہوتا۔ تو تو اسے جانتا ہوتا۔ تو جانتا ہے۔ جو میرے جی میں ہے۔ اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ یقیناً تو ہی جاننے والا ہے۔ غیب کی باتوں کو نہیں میں نے کہا ان کو مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا۔ کہ عبادت کرو اللہ میرے رب اور اپنے رب کی۔ اور میں نگران تھا۔ اُن پر جب تک میں رہا اُن میں۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو تو ہی نگہبان تھا اُن پر اور تو ہی ہر بات پر نگران ہے۔"

ان آیات کا مطلب

یہ وہ آیات ہیں۔ جن میں قرآن کریم نے اس انجام کا ذکر کیا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کے ساتھ ہوا تھا۔ ان میں سے آخری آیت ان کے آخرت کے معاملہ کو بیان کرتی ہے۔ جو اُن کی قوم کے اُن کو اور اُن کی ماں کو دنیا میں معبود بنانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کے بارہ میں اُن سے دریافت کیا۔ اور یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی بتا رہی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے وہی کہا۔ جس کا اللہ نے اُن کو حکم دیا تھا۔ یعنی یہ کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب۔ اور یہ کہ حضرت عیسیٰ جب تک اُن میں رہے وہ اُن کے نگران تھے۔ اور نیز یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کو ان حالات واجبہ کا مطلقاً علم نہیں جو اُن کی قوم میں اس وقت پیدا ہوئے جب اللہ ان کو وفات دے چکا تھا۔

لفظ توفی اور قرآن مجید

لفظ توفی قرآن مجید میں بہت دفعہ موت کے معنی میں وارد ہوا ہے۔ یہاں تک کہ یہ معنی ہی اس کے غالب اور متبادر معنی ہو گئے ہیں۔ اور لفظ توفی اس معنی کے سوا کسی اور معنی میں صرف اُسی وقت استعمال ہوا ہے۔ جب اُس کے ساتھ قرینہ صارفہ موجود ہو۔ جو اسے ان متبادر معنوں سے پھیر رہا ہے۔ چند آیات یہ ہیں (۱) قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ترجمہ:۔ کہدے کہ تمہیں ملک الموت مارتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے (۲) اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ :۔ ترجمہ:۔ تحقیق وہ لوگ جن کو اللہ کے فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

(۳) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ ترجمہ: اگر تو دیکھے جب کافروں کی جانیں فرشتے قبض کرتے ہیں (۴) تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا ترجمہ:۔ اُن کو وفات دیتے ہیں ہمارے فرستادہ (۵) وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى ترجمہ۔ اور بعض تم میں سے جلد وفات پا جاتے ہیں۔ (۶) حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ۔ ترجمہ۔ یہاں تک کہ اُن عورتوں کو مار دے موت (۷) تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ اے خدا مجھے وفات دے مسلمان ہونے کی حالت میں اور ملا دے نیکوں سے

توفی کے معنے تمام عرب دنیا کے نزدیک طبعی موت

آیت۔ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ میں لفظ توفی کا حق ہے۔ کہ اسے ان متبادر معنوں میں یعنی موت پر محمول کیا جائے۔ اور وہ عام طبعی موت ہے جسے سب لوگ جانتے ہیں۔ اور جیسے اس لفظ اور سیاق آیت سے سب عربی بولنے والے سمجھتے ہیں اندریں صورت اگر اس آیت میں اور کوئی چیز نہ ملائی جائے۔ جس سے حضرت عیسیٰؑ کا انجام ظاہر کیا جائے تو اس آیت کی موجودگی میں لوگوں کا یہ کہنا بالکل ناجائز اور غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور فوت نہیں ہوئے

ان لوگوں کا رد جو آسمان سے اُترنے کے بعد توفی کے قائل ہیں!

یہ بات کہنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ کہ اس آیت میں وفات سے مراد وہ وفات ہے جو حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اُترنے کے بعد واقع ہوگی۔ کیونکہ کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ابھی آسمان پر زندہ موجود ہیں تو وہ وہاں سے آخری زمانہ میں اُتریں گے (یہ خیال باطل ہے) کیونکہ آیت کھلے طور پر حضرت عیسیٰؑ کے اپنی قوم سے تعلق کی تعیین کرتی ہے اور یہ نہیں بتلاتی کہ یہ وہ لوگ ہونگے جو آخری زمانہ میں ہوں گے آخری زمانہ کے لوگ بالاتفاق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ہیں نہ حضرت عیسیٰ کی قوم۔

بل رفعه الله اليه کے معنے

ہاں سورۃ نساء کی آیت میں بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ آیا ہے۔ اور اس کے معنی بعض بلکہ جمہور مفسرین نے آسمان پر اٹھا لینے کے کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی پر مسیح کی شکل و شباہت ڈال دی۔ اور مسیحؑ کو جسم سمیت آسمان پر لے گیا۔ اور وہ وہاں زندہ ہیں۔ اور آخری زمانہ میں اُتریں گے۔ سوروں کو قتل کریں گے۔ اور صلیب کو توڑینگے اور یہ مفسرین اس دعویٰ میں ایک تو ان روایات پر بنیاد رکھتے ہیں جو نزول بعد نزول عیسیٰؑ کا ذکر کرتی ہیں اور جو بے ترتیب اور مضطرب ہیں نیز الفاظ اور معانی میں متباین اختلاف ہے کہ اس اختلاف کی

موجودگی میں ان میں تطبیق کی ہرگز گنجائش نہیں ہے علماء حدیث نے اس کو کھول کر بیان کیا ہے علاوہ ازیں یہ وہب بن منبہ اور کعب الاحبار کی روایت ہے اور یہ دونوں اہل کتاب میں سے تھے۔ جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ اور ان کا مرتبہ حدیث میں علماء نقد و جرح کے نزدیک معلوم ہی ہے اور دوسرے ان لوگوں کے خیال کی بنیاد اس حدیث پر ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے جس میں انہوں نے نزولِ عیسےٰ کی خبر دینے پر حصر کیا ہے اور اگر یہ حدیث صحیح بھی ثابت ہو جائے تب بھی احادیث احاد میں ہے اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ احادیث احاد کسی عقیدہ کو ثابت نہیں کر سکتیں اور نہ امورِ غیبیہ کے بارہ میں ان پر اعتقاد کرنا درست ہے۔

معراج رُوحانی ہے نہ کہ جسمانی

اور تیسرے یہ لوگ حدیث معراج پر بنیاد رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر تشریف لے گئے اور یکے بعد دیگرے آسمانوں کو کھلواتے گئے اور اُن میں داخل ہوتے گئے تو آپؐ نے دوسرے آسمان پر حضرت عیسےٰؑ اور ان کے خالہ زاد بھائی حضرت یحیٰؑ علیہ السلام کو دیکھا۔ ہمارے لئے اس استناد کو کمزور ثابت کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ بہت سے شارحین حدیث نے معراج کے متعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاء سے ملاقات کے بارہ میں بیان کیا ہے کہ وہ روحانی ملاقات تھی نہ کہ جسمانی۔ دیکھو فتح الباری اور زاد المعاد وغیرہ

ایک عجوبہ

اور ایک عجوبہ یہ ہے کہ عام مفسرین آیت میں لفظ رَفع کے معنوں پر حدیث معراج سے استدلال کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ حضرت عیسےٰؑ کا جسمانی رفع مراد ہے حالانکہ ان کا ایک بڑا گروہ معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسےٰؑ سے جسمانی ملاقات کے لئے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے استدلال کرتا ہے گویا اس طرح جب وہ حدیث معراج کی تشریح کرنے لگتے ہیں تو حدیث کے اس خیالی مفہوم پر آیت کو دلیل قرار دے بیٹھتے ہیں اور جب آیت کی تفسیر کرنے لگتے ہیں تو اس سے اپنے مفہوم پر حدیث کو دلیل گردانتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ کے قول مندرجہ سورہ آل عمران اِنِّی مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ پر غور کرتے ہیں اور ساتھ ہی سورہ نساء کی آیت بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وغیرہ پر تدبر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دوسری آیت (یعنی بل رفعہ اللہ علیہ) درحقیقت اس وعدہ کا پورا کرنے کا ذکر کر رہی ہے جو پہلی آیت (یعنی اِنِّی مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ) میں کیا گیا تھا اور یہ وعدہ وفات دینے۔ رفع کرنے اور کافروں کے الزامات سے پاک کرنے کا تھا۔ پس اندریں صورت اگرچہ مؤخر الذکر آیت میں صرف رفع الی اللہ کا ذکر ہے اور وفات دینے اور تطہیر کرنے کا ذکر نہیں آیا۔ لیکن واجب ہے کہ اس آیت میں وہ تمام باتیں ملحوظ رکھی جائیں جو پہلی میں مذکور ہیں تا دونو آیتوں میں تطابق ہو سکے۔ اور معنے یہ ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ کو وفات دی اُن کا رفع کیا۔ اور انہیں کافروں کے الزامات سے بری کیا۔ علامہ الوسی نے اِنِّی مُتَوَفِّيكَ کی تفسیر متعدد طریق پر کی ہے جن میں سے واضح تر یہ معنے ہیں کہ میں تیری اجل کو پورا کرنے والا ہوں اور تجھے طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں۔ تجھ پر ان لوگوں کو مسلط نہ ہونے دوں گا جو تجھے قتل کریں۔ یہ کنایہ ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت عیسےٰؑ کو ان کے دشمنوں سے بچائے گا۔ وہ انہیں جیسا کہ کوشش کر رہے تھے قتل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اللہ کے اجل کو پورا کرنے اور طبعی موت دینے سے یہ لازم آتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو رفع وفات کے بعد ہوگا وہ رفع درجات ہی ہو سکتا ہے جسم کا اُٹھانا اس سے مراد نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا قول وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بھی موجود ہے۔ جو صاف دلالت کر رہا ہے کہ اس جگہ حضرت عیسےٰؑ کی تکریم اور عزت افزائی کا تذکرہ ہے اور قرآن مجید میں لفظ رفع بہت دفعہ ان معنوں میں آیا ہے۔ مثلاً فی بیوت اذن اللہ ان ترفع (۲) نرفع درجٰت من نشاء۔ (۳) ورفعنا لك ذكرك۔ (۴) ورفعناه مكانا عليا۔ (۵) يرفع الله الذين آمنوا وغیرہ آیات ہیں۔ پس اس صورت میں رافعك الیّ اور بل رفعه الله اليه سے مراد یہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں لحق فلان بالرفيق الاعلىٰ یا ان الله معنا اور جیسے عند مليك مقتدر میں مراد ہے۔ ان تمام الفاظ سے صرف حفاظت اور نگرانی اور خدا کی پناہ میں آنے کا مفہوم سمجھا جاتا ہے نہ کچھ اور۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کلمہ الیہ سے آسمان کا لفظ کیسے نکالا جاتا ہے؟ بخدا یہ قرآن مجید کے صاف بیان پر ظلم ہے۔ اور محض قصوں اور ایسی روایات کو ماننے کے باعث یہ ظلم کیا جاتا ہے؟ . . . . .

. . . . جن کی یقینی صحت تو کجا ظنی صحت پر کوئی دلیل یا آدھی دلیل بھی قائم نہیں۔

حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات دوسرے رسولوں کی طرح ہوئی

علاوہ بریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ایک رسول تھے۔ وقد خلت من قبله الرسل اور ان سے پہلے جملہ رسول وفات پا گئے۔ حضرت عیسیٰؑ کی قوم نے ان سے دشمنی کی۔ اور ان کے بد ارادے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ان کے چہروں پر ظاہر ہو گئے۔ تب حضرت عیسیٰؑ نبیوں اور رسولوں کے طریقہ پر اللہ کے حضور میں جھکے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اپنے غلبہ اور حکمت سے انہیں بچایا۔ اور ان کے دشمنوں کے مکر کو ناکام کیا۔ یہی وہ مضمون ہے۔ جس پر آیات فلما احس عيسىٰ منهم الكفر۔ الخ مشتمل ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس بیان میں فرمایا ہے۔ کہ کافروں کے مقابلہ میں میری تدبیر زیادہ لطیف اور کارگر تھی۔ اور ان کفار کا حضرت عیسیٰؑ کو ہلاک کرنے کا منصوبہ خدا کی تدبیر برائے حفاظت و نگہداشت حضرت مسیحؑ کے مقابلہ میں ناکام ہو گیا۔ آیت اذ قال الله يا عيسىٰ انى متوفيك ورافعك الىّ ومطهرك من الذين كفروا میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیحؑ کو بشارت دیتا ہے۔ کہ وہ انہیں ان کے منکروں کے مکر سے بچائے گا اور نامراد رکھے گا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کو لمبا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ قتل اور صلیب کے بغیر طبعی موت سے فوت ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کا رفع کرے گا۔

انبیاءؑ کے متعلق سنت اللہ

ان آیات سے جو حضرت عیسیٰؑ اور ان کی قوم کے جھگڑے کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں۔ ہر پڑھنے والا یہی سمجھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسے اس سنّت کا علم ہو۔ جو وہ انبیاء کے ساتھ اختیار فرماتا ہے۔ جب ان کے دشمن ان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ نیز بشرطیکہ اس کا ذہن ان کمزور روایات سے بھی خالی ہو۔ جو کسی حال میں بھی قرآن پر حاکم نہیں بن سکتیں۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت عیسیٰؑ کو کافروں سے چھین کر لے جانا اور آسمان پر جسم سمیت اُٹھا لینا لطیف تدبیر کیونکر کہلا سکتا ہے۔ اور اسے ان کے مکر سے بہتر کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ یہ ایسی بات ہے۔ کہ جس کا مقابلہ کرنا ان کی طاقت میں نہ تھا۔ اور نہ کسی اور انسان کی طاقت میں۔ حالانکہ مکر کے مقابلہ میں لفظ مکر کا استعمال اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ وہ اسی طریق پر ہو۔ اور اس کے متعلق جو عادت ہے۔ اس سے خارج نہ ہو۔ یہ لفظ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَاِذ یمکر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين۔ اور یاد کر جب کافر تدبیر کر رہے تھے۔ کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں۔ یا جلاوطن کر دیں۔ وہ تدبیر کر رہے تھے۔ اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا۔ اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔“

ساری بحث کا خلاصہ

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ (۱) قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں۔ جس سے یہ عقیدہ درست قرار پاتا۔ اور دل مطمئن ہو جاتا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اب تک وہاں زندہ ہیں۔ اور آخری زمانہ میں وہاں سے ہی زمین پر اتریں گے۔ (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں قرآنی آیات یہ بتا رہی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مسیحؑ سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ ان کو وفات دے گا۔ اور ان کا رفع کرے گا۔ اور انہیں کافروں کے شر سے بچائے گا۔ اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن نہ انہیں قتل کر سکے نہ صلیب پر مار سکے۔ البتہ اللہ تعالےٰ نے ان کی مدت حیات کو پورا کر کے انہیں وفات دی۔ اور ان کا رفع فرمایا۔

حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا قائل مرتد نہیں بلکہ صحیح معنوں میں مسلمان ہے

(۳) جو شخص حضرت عیسیٰؑ کے جسمانی رفع اور اب تک آسمان پر زندہ ہونے اور وہاں سے آخری زمانہ میں اترنے کا انکار کرتا ہے۔ وہ کسی ایسی بات کا انکار نہیں کرتا۔ جو قطعی دلیل سے ثابت ہو سکے۔ پس وہ اسلام اور ایمان سے خارج نہیں۔ اور ہرگز مناسب نہیں کہ اسے مرتد قرار دیا جائے۔ بلکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہے۔ جب وہ فوت ہو۔ تو مومنوں کی مانند اسکی نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے۔ اسے اسلامی قبرستان میں دفن کرنا چاہیئے۔ اللہ کے نزدیک اس کے ایمان میں کوئی دھبّہ اور عیب نہیں۔ اللہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور بصیر ہے۔

حضرت مسیحؑ کے آسمان سے اترنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

باقی رہا استفتاء کا دوسرا حصہ یعنی یہ کہ اگر بالفرض حضرت مسیح دنیا کی طرف لوٹ آئیں۔ تو ان کے منکر کا کیا حکم ہے؟ سو ہمارے مندرجہ بالا بیان کے بعد اس سوال کا کوئی موقع نہیں۔ اور یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم۔

دستخط محمود شلتوت سینئر پروفیسر ممبر مجلس کبار العلماء جامعہ ازہر قاہرہ مصر

الناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

اعلان معافی

چودھری نبی احمد صاحب واقف زندگی کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے تا تعمیل فیصلہ قضا اخراج از جماعت مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔

اب انہوں نے تعمیل فیصلہ قضا کر دی ہے۔ اور ان کی سزا منسوخ ہو چکی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (انچارج ناظر امور عامہ۔

سونے کے آداب

احادیث نبویؐ کی روشنی میں

از محمد شفیع صاحب اشرف مولوی فاضل جامعۃ المبشرین ربوہ

(۲)

(۱)

نیند کے جن آداب کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث ہماری راہ نمائی کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ انسان رات کے وقت جلد سو جائے اور دیر تک نہ جاگتا رہے۔ علاوہ اس کے کہ یہ امر طبی لحاظ سے انسانی صحت کے لئے نہائت ضروری اور مفید ہے۔ اس طرح انسان رات کے آخری حصہ میں نوافل وغیرہ کے لئے باسانی اٹھ سکتا ہے۔ اور صبح کے ان پُرکیف مناظر سے متمتع ہو سکتا ہے جو انسانی صحت وجذبات پر ایک خوشکن اثر ڈالتے ہیں جو انسان صبح سویرے اٹھتے ہیں وہ تمام دن ہشاش بشاش اور خوش رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے دن چڑھے اٹھنے والے لوگ عموماً مایوسی اور کسل کا شکار رہتے ہیں۔ طبعی تقاضا بھی یہی ہے کہ صبح جلد ہی اٹھنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ سوائے ایک چمگادڑ کے باقی تمام جانور اور پرندے بھی اس وقت جاگ اٹھتے ہیں۔ پس یہ چیز تبھی حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر انسان رات کو جلد سو جائے۔ اور پھر رات کو جلد سو جانے سے انسان ان لغو اور واہیات امور سے بھی بچ جاتا ہے۔ جو رات کے اول حصہ سے عموماً متعلق ہوتی ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ عن ابی برزۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا (بخاری) کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد باتیں کرتے رہنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ حدیث کی جو اصل روح ہے وہ یہی ہے کہ انسان اتنا جلد بھی نہ سو جائے کہ نماز ہی نہ پڑھ سکے۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ نماز کے وقت تک ضرور جاگتا رہے اور نماز کے بعد فضول باتیں کرتے رہنے سے بھی اسی لئے منع فرمایا کہ اس طرح آدمی صبح کی نماز وغیرہ کے لئے جلد نہیں اٹھ سکتا۔ ورنہ جہاں تک علمی مذاکرہ یا دینی مجالس کا سوال ہے۔ ان کا انعقاد بعد از نماز عشاء ممنوع نہیں۔

(۲)

ایسی چھت پر سونا جس کی منڈھیر وغیرہ نہ ہو خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات انسان ہڑبڑا سا اٹھتا ہے۔ کوئی متوحش سا خواب دیکھتا ہے۔ تو گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ یا اسی طرح مشی فی النوم کے مریض بستر سے اتر کر چلنے لگ پڑتے ہیں۔ تو اچانک نیچے آگرتے ہیں۔ انہی مصالح کی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی جگہوں پر سونے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر روایت کرتے ہیں۔ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ) کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چھت پر سوئے جس کی منڈھیر یا پردہ نہ ہو۔

(۳)

اگر نزدیک کہیں آگ جل رہی ہو تو سوتے وقت اسے بجھا کر سونا چاہیئے۔ یا دیا اور چراغ وغیرہ کی شکل میں روشنی کا کوئی ایسا انتظام ہو۔ جس سے کسی شے کو آگ لگ جانے کا احتمال ہو تو اسے گل کر کے سونا چاہیئے۔ مدینہ میں ایک دفعہ ایک مکان کو اسی طرح آگ لگ گئی تھی حضور سے جب اس واقعہ کا ذکر کیا گیا اور سبب بتایا گیا۔ تو حضور نے فرمایا ان ھذہ النار انما ھو عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا عنکم (بخاری) کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سوؤ تو اسے بجھا لیا کرو۔ اسی طرح ابو داؤد کی حدیث ہے اذا نمتم فاطفئوا سرجکم کہ جب تم سوؤ تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو۔ لیکن اگر روشنی کا کوئی ایسی ترقی یافتہ اور محفوظ صورت ہو مثلاً بجلی وغیرہ کا انتظام ہو۔ تو پھر کوئی حرج نہیں۔ گو طبعاً اندھیرا نیند آور ہے۔

(۴)

اگر روشندانوں اور محفوظ کھڑکیوں کے ذریعہ ہوا کے آنے کا انتظام ہو تو سوتے وقت دروازہ کو ضرور بند کر لینا چاہیئے۔ یہ چیز جہاں کئی موذی اشیاء سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ وہاں صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ بعض اوقات دروازوں کی راہ ہوا کا ٹھنڈا جھونکا آتا ہے۔ اور انسان کے جسم کو چھوتے ہی اسے بیمار کر دیتا ہے۔ اور ایسے مقامات میں جہاں کی ہوا مرطوب اور ملیریائی ہو۔ وہاں اس قسم کی احتیاط اور بھی زیادہ ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح اپنے کھانے پینے کی اشیاء کو ڈھانپ کر سونا چاہیئے۔ بعض اوقات آدمی رات کو اٹھ کر پانی وغیرہ پیتا ہے۔ اگر وہ پانی ڈھانپا ہوا نہ ہو۔ تو اس میں گرد وغیرہ یا کسی اور قسم کے کیڑوں وغیرہ کے پڑ جانے کا امکان ہے۔ یا بہت ممکن ہے کہ کوئی زہریلا جانور ہی اس میں منہ ڈال جائے۔ انہی حکمتوں کے پیش نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کی ہدائت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطفئوا المصابیح باللیل اذا رقدتم وغلقوا الابواب واوکوا الاسقیۃ وخمروا الطعام والشراب (بخاری) کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا رات کو جب تم سوؤ تو چراغوں کو بجھا دیا کرو۔ دروازوں کو بند کر دیا کرو۔ اور پانی کے برتنوں اور کھانے پینے کی اشیاء کو ڈھانک دیا کرو۔

(۵)

سونے کے متعلق ایک نہائت ضروری اور اہم امر یہ بھی ہے کہ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لیا جائے۔ اور اچھی طرح دیکھ جائے۔ مبادا اس پر کوئی کیڑا وغیرہ یا کوئی اور مضر شے ہو۔ بعض دفعہ انسان جلدی میں بستر پر لیٹ جاتا ہے۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ جس کے نتیجہ میں پھر تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔

برسات کے موسم میں اور کچے اور خراب چھت کے مکانوں میں اس امر کو بالخصوص مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس امر کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنے قیمتی ارشادات میں توجہ دلائی ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اذا اوی احدکم فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ (بخاری)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر آئے تو پہلے اپنے بستر کو جھاڑے۔ کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے پیچھے اس میں کیا پڑا رہا ہے۔

(۶)

سونے سے پہلے اگر آنکھوں میں سرمہ وغیرہ ڈال لیا جائے۔ یا ایسی ہی کوئی اور دوائی جو آنکھوں کے لئے مفید ہو استعمال کی جائے تو آنکھ اور نظر دونوں کے لئے صحت بخش ہوتا ہے۔ خصوصاً ایسے لوگوں کو یہ طریق روزانہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جنہیں پڑھتے وقت آنکھوں سے پانی آجاتا ہو یا نظر کا کوئی اور کام کرنے سے آنکھیں تھک جاتی ہوں۔ سنن ابی داؤد میں ایک شخص کے متعلق آتا ہے کہ حضور نے امرہ بالاثمد المروح عند النوم اسے سوتے وقت خوشبودار سرمہ کے استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔

(۷)

اگر کوئی شخص تہجد کا عادی نہ ہو یا صحت اور حالات ایسے ہوں کہ تہجد کے لئے اٹھنا یقینی نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ سونے سے پیشتر ہی وتر پڑھ لیا کرے۔ اور پھر اگر خدا تعالےٰ توفیق دے اور رات کے پچھلے حصہ میں جاگ پڑے تو نماز تہجد بھی پڑھ لے۔ لیکن اگر یہ وثوق نہ ہو کہ ضرور جاگوں گا بلکہ سوئے رہنے کا بھی امکان ہو تو اولیٰ یہی ہے کہ اس فرض کو قبل النوم ادا کر لیا جائے۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں اوصانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لا انام الا علیٰ وتر کہ مجھے حضورؐ نے یہ فرمایا کہ میں وتر پڑھنے سے پہلے نہ سویا کروں ..... لیکن یہ یاد رہے کہ اگر تہجد کی عادت ہو۔ اور بالعموم وہ شخص رات کے پچھلے حصہ میں اٹھتا ہو تو پھر وہ تاخیر ہی افضل اور زیادہ مفید نتائج کی حامل ہے۔

(۸)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ اگر اونگھ آ رہی ہو اور نیند کا غلبہ ہو رہا ہو تو ایسے وقت میں دوسرے کاموں کو ملتوی کر دینا چاہیئے یہ طریق علاوہ صحت کی حفاظت کے احکام کی صحیح سرانجام دہی میں بھی ممد ہوتا ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا نعس فی الصلوٰۃ فلینم حتی یعلم ما یقرء (بخاری) کہ جب کسی شخص کو نماز میں اونگھ آ رہی ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ [illegible] جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے [illegible] رہا ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ وہ خدا سے بخشش طلب کر رہا ہے یا اپنے [illegible] رہا ہے۔

(۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے یہ بھی [illegible] ہے کہ ہر شخص کو حتی الوسع اور بالخصوص کم عمر نوجوانوں کو اکیلے ہی سونا چاہیئے۔ آرام دہ اور تسکین بخش نیند کے علاوہ خصوصاً نوعمر نوجوانوں کے جسم کے نمو کے لئے بھی یہ چیز ضروری ہے۔ ایسے بچے جو بڑی عمر تک اپنی والدہ یا کسی اور بڑے کے ساتھ سوتے ہیں ان کے جسم کے نشوونما کی رفتار

تسلی بخش حد تک نہیں رہتی۔ برعکس اس کے دوسرے بچے جو بستروں میں علیحدہ سوتے ہیں جلد جلد بڑھتے ہیں اور کئی قسم کے نفسیاتی اور طبعی مضر اثرات سے بچے رہتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے مُرُوا اولادکُمْ بالصلٰوۃ وھم ابناءُ سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرّقوا بینھم فی المضاجع (ابوداؤد) کہ اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز کا حکم دو۔ اور جبکہ ان کی عمر دس سال کی ہو تو ان کو نماز نہ پڑھنے پر سزا دو۔ اور ان کو بستروں میں علیحدہ علیحدہ سلایا کرو۔

اور یہ امر حالات اور استطاعت پر موقوف ہے۔ گو حتی الوسع یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ علیحدہ سویا جائے۔ لیکن اگر کوئی مجبوری ہو اور حالات یا انتظام وغیرہ کی وقت ہو۔ تو اکٹھا سونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (باقی)

بھائی عبدالرحیم صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

مکرمی بھائی چودھری عبدالرحیم صاحب کی تشویشناک بیماری اور بعد کے افاقہ کے متعلق الفضل میں چھپ چکا ہے۔ محترمی بھائی صاحب کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جو عموماً بڑھاپے کی عمر میں (اس وقت بھائی صاحب کی ۷۶ سال کی عمر ہے) زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے ان کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے۔ کہ ان کی حالت آہستہ آہستہ رو بصحت ہے۔ ٹانگ میں حس پیدا ہو رہی ہے۔ مگر ہاتھ میں ابھی تک حس پیدا نہیں ہوئی۔ احباب حضرت بھائی چودھری عبدالرحیم صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اسی طرح بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی اور منشی محمد دین صاحب (جو ہر دو پرانے صحابہ میں سے ہیں) آج کل بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۷-۴-۵۱

ناظر بیت المال کا تقرر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو ناظر بیت المال اور چودھری عبدالباری صاحب کو ایڈیشنل ناظر بیت المال مقرر فرمایا ہے۔ خانصاحب موصوف اب نظارت تعلیم و تربیت سے فارغ ہیں۔ اور انہوں نے نظارت بیت المال کا چارج ۱۴ را پریل سے لے لیا ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کے ناظر اب مکرم مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

وفات

کوئٹہ ۱۶ را پریل۔ مکرم جناب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ عبدالخالق صاحب مہتہ ابن حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی اہلیہ صاحبہ مختصر سی علالت کے بعد آج یہاں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) مورخہ ۷-۴-۵۱ کو محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ بچہ اور زچہ کی صحت اور صالحہ خادمہ دین ہونے کی احباب کرام دعا فرمائیں۔ (خاکسار جمال الدین گل ہڈیارہ)

(۲) مولوی سید اصغر حسین صاحب حیا گلی پوری موٹر سے گر جانے کے سبب سخت علیل ہیں۔ گردن پر سخت چوٹ آئی ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید حمید الدین احمد از جمشید پور۔

(۳) میری اہلیہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ برائے مہربانی اسکی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ماسٹر خدا بخش کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی سرگودھا۔ (۴) امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امتحان مولوی فاضل میں جامعہ احمدیہ احمد نگر کی طرف سے ۲۹ طلباء شامل ہو رہے ہیں۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ وہ طلباء کی شاندار کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار اقبال احمد اختر امیدوار مولوی فاضل جامعہ احمدیہ احمد نگر۔

(۵) میرا برادر خورد عزیزم بشیر الدین شمس چند روز سے بوجہ گلے کی تکلیف بیمار ہے۔ دوست دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیزم کو کلی شفا عطا فرمائے۔ صلاح الدین شمس گورنمنٹ کالج لاہور۔

اس نعمت کی قدر کرو کہ خدا تعالےٰ کا موعود ہم میں موجود ہے

"افسوس کہ لوگوں کے سامنے قربانی کے مواقع آتے ہیں تو وہ ان سے مُنہ پھیر لیتے ہیں اور جب وقت گذر جاتا ہے تو حسرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش ! ہم نے فائدہ اٹھایا ہوتا کاش !! ہم نے وقت کو ضائع نہ کیا ہوتا۔ اب بھی خدا تعالےٰ نے ان کے لئے ایک بڑا موقعہ پیدا کیا ہوا ہے خدا تعالیٰ کا موعود ان میں موجود ہے، اگر وہ چاہیں تو صحابہ کی سی خدمات کر کے صحابہؓ کے سے انعامات حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو اس نعمت کی قدر کرتے ہیں۔ ہاں بہت لوگ اس وقت روئیں گے اور آہیں بھریں گے جب وہ زمانہ ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

قبل اس کے کہ یہ بیش قیمت موقعہ آپ کے ہاتھ سے نکل جائے آپ اُن قربانیوں میں اپنے آپ کو شامل کر لیں جن کا مطالبہ اللہ تعالیٰ کا بندہ مصلح موعود خدا تعالےٰ کے حکم سے کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک قربانی کا نادر اور پھر صدیوں کے بعد آنیوالا موقعہ تحریک جدید کا مالی اور جانی جہاد ہے۔ جانی جہاد کا مطالبہ تو "وقف زندگی" کی صورت میں آپکے لئے ہے کہ آپ اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے وقف کر دیں اور مالی جہاد کا مطالبہ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تحریک جدید کے اس جہاد کبیر میں شامل ہوں تو بیرونی ممالک میں ایک لمبا اور وسیع جال پھیلایا گیا ہے۔ جس کا پہلا دور انیس ۱۹ سال کا ہے اور اس کا سترھواں سال شروع ہے۔ وہ احباب جو سولہ سال ادا کر چکے ہیں اب ان کا سترھواں سال شروع ہے۔ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کرنے کا فکر کریں۔ چاہیئے کہ ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء سے قبل اپنا وعدہ سترھویں سال کا پورا کریں۔ تا وہ السابقون الاولون کی صف میں آ جائیں۔ ۳۱ مئی کی تاریخ تحریک جدید کے سال کا چھٹا مہینہ ہے۔ پس سال میں سے چھ ماہ ختم ہونے تک وعدہ کا پورا کر لینا السابقون الاولون میں داخل کر دیتا ہے۔

نیز دفتر دوم کا ساتواں سال شروع ہے اور وہ احباب جو ابھی تک اس اہم تبلیغی جہاد میں شامل نہیں ہوئے وہ بھی شامل ہوں۔ اب ان کے لئے اقل ترین رقم پانچ روپیہ ہے۔ پہلے سال کیلئے وہ کم سے کم پانچ روپیہ دے کر شامل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس جہاد میں شامل نہ ہو جس کو پانچ روپیہ دینے کی توفیق نہ ہو اس کے لئے حضور کا ارشاد ۱۹۳۴ء سے یہ ہے کہ وہ اس تحریک کے کامیاب ہونے کے لئے دعائیں کرے۔ اللہ تعالےٰ اس کو بھی ان کی رات دن کی دعاؤں کے طفیل اس تحریک میں شامل کر دے گا۔

وہ احباب جو دفتر دوم کے ساتویں سال۔ یا جن کا دوسرا تیسرا سال ہے ان سے گذارش ہے کہ وہ بھی ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء تک ادا کر کے السابقون الاولون میں شامل ہوں۔ مگر آج ہی سے وہ اس بات کا انتظام کریں تا کہ وہ تاریخ آنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کا قرض ادا کر کے سبکدوش ہو چکے ہوں۔ اللہ تعالےٰ انکو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اقوام متحدہ کی قرارداد اور ہندوستانی

ٹائمز کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی نے اپنے مراسلہ میں لکھا ہے کہ "ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کو قرارداد کے خلاف موجودہ احتجاج ایک سرکاری ڈھونگ ہے جسے حسب منشاء روکا یا چلایا جاسکتا ہے۔"

آگے چل کر نامہ نگار نے لکھا ہے کہ سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی قرارداد منظور ہونے کی وجہ سے ہندوستان ابھی تک چراغ پا ہے۔ سیاست دان اور اخبارات مسلسل غم اور غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور مسٹر نہرو وزیراعظم ہندوستان نے اپنے کشمیر کے حالیہ دورہ میں اسے "ہندوستان کی خودداری کو چیلنج" سے تعبیر کیا ہے لیکن ابھی تک سرکاری طور پر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ہندوستان اس وقت کیا رویہ اختیار کرے گا۔ جب اقوام متحدہ کا ثالث مقرر ہوگا۔ اور برصغیر پاک و ہند میں آئے گا۔

خود کشمیر میں شیخ عبداللہ کے ترجمانوں نے واضح کر دیا ہے کہ وہ حکومت ہندوستان کی اخلاقی حمایت کے ساتھ مجلس دستور ساز طلب کرنے کے منصوبہ پر عمل کریں گے۔ اور اس سے ہندوستان میں ریاست کی شمولیت کی توثیق کرنے کی درخواست کی جائے گی۔ گذشتہ دس دن میں سرینگر اور جموں سے سلامتی کونسل کے اقدام کی مذمت کرنے کے سلسلے میں احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کے متعلق بہت سی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ جموں کے ایک قریبی قصبہ اودھم پور کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ ایک مجمع نے اظہار نفرین کے نعروں کے ساتھ ایک ارتھی جلائی۔ جس پر "برطانیہ اور امریکہ کی قرارداد" لکھا تھا۔

ایسے مظاہروں کے باوجود جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ رائے عامہ اس ملک میں رہنے والے برطانوی اور امریکی باشندوں کے خلاف کھلم کھلا دشمن وشمنی کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اس امر کا بالکل اندیشہ نہیں کہ وہاں کے باشندے امریکہ کے خلاف ان جذبات کی وجہ سے متاثر کہ جنگ کے امریکی مشاہدین کے خلاف تشدد پر اتر آئیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ کم از کم کشمیر میں یہ احتجاج ایک سرکاری ڈھونگ ہے۔ جسے حسب منشاء روکا یا چلایا جا سکتا ہے۔

ہندوستانی سیاستدانوں کی پریشانی

بہرحال یہ واقعہ ہے کہ ہندوستان یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے مغربی دوستوں بالخصوص برطانیہ نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اور جہاں ہندوستان کے خیرخواہوں کی کثیر تعداد کا خیال ہے کہ برطانیہ کو اس تنازعہ کی صورت حال سے زیادہ واقف ہونی چاہیئے تھی۔ اور اسے ہندوستان کا ساتھ ایسے موقع پر نہ چھوڑنا چاہیئے تھا۔ جہاں ہندوستان کے لئے اقوام متحدہ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہندوستانی سیاستدان نجی گفتگو میں اس خیال کا اظہار کرتے ہیں۔ جس میں غصہ کے بجائے رنج و افسوس کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ ان کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا وہ شش و پنج میں پڑ گئے ہیں مسٹر نہرو کے اعتدال سے بڑھے ہوئے بیانات سے قطع نظر حکومت ہندوستان فی الحال خاموش ہے اور یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ اقوام متحدہ کے مجوزہ ثالث کا دائرہ عمل کیا ہوگا۔ اگر اس مرتا لثی کے مسائل کا جو تین مہینے گذرنے کے باوجود حل نہیں، کہیں ذکر ہوا تو یہ جلتی ہوئی آگ پر تیل ڈالنے کے مترادف ہوگا۔

تصحیح

الفضل ۱۲ اپریل صفحہ ۵ پر سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف مفسودی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں چوتھے کالم کی پینتیسویں ۳۵ لائن میں ایک فقرہ "خدمتِ اسلام کے صحیح جذبہ سے آشنا ہے" درج ہے۔ جو غلط ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہے۔ "خدمت اسلام کے صحیح جذبہ سے ناآشنا ہے"

درخواستہائے دعا

میری زرعی زمین کی الاٹمنٹ کے خلاف لوکل مزارعہ کی طرف سے اپیل دائر ہے۔ احباب اس مقدمہ میں میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز میری والدہ صاحبہ بیمار اور کمزور ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(جمال الدین احمد قادیانی)

(۲) میرے نانا جان قبلہ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور اس حد تک چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (قریشی فصیح الدین جمیل)

ہمارے مشتہرین کو آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

اسلام آباد کے حصہ داران کیلئے ضروری اطلاع

اسلام آباد کی آراضیات ابھی تک منسوخ نہیں ہوئیں چونکہ اکثر حصہ داران نے وہاں جاکر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور رقم جو باچھ کی گئی تھی۔ اس کی ادائیگی سے بھی انکار کر دیا ہے۔ اس لئے احتیاطاً بقایا کی ادائیگی کیلئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ کچھ حصہ اراضی فروخت کر دیا جائے۔ اور بقایا اقساط ادا کر دی جائیں اگر حصہ دار اراضی خریدنا چاہے تو خود خرید سکتا ہے۔ جو دوست خود نہ خریدنا چاہیں۔ وہ خریدار مہیا کرنے میں مدد فرمائیں گورنمنٹ سندھ کی اعلان کردہ قیمت نقد دو صد روپیہ فی ایکڑ ہے۔ اور دس سالہ اقساط قریباً ۲۸۰ روپیہ ہو جاتی ہے۔ میں نے کل ۷۰ روپے کا مطالبہ کیا ہے۔ جس میں یکصد روپیہ نقد اور ۷۰ روپے باقساط ۷ سال میں ادا کرنے ہونگے زمین فروخت نہ کی گئی۔ تو تمام رقم کا ضائع ہو جانا یقینی ہے۔ اس دفعہ ۵۰۰۰ ۷ من کے قریب دھان ہوا ہے جو ابھی فروخت نہیں ہوا۔ زمین (A) کلاس ہے اور پانی کافی ہے۔

فتح محمد سیال معرفت منیجر الفضل

الفضل کے خریداران

کی خدمت میں بار بار عرض کر چکے ہیں۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں فائدہ ہے۔

(۱) وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔

(۲) ڈاکخانہ میں فارم ضائع ہو جانے سے چار آنہ فیس ادا کرنے کے لئے بعض دفعہ برسوں کوشش کرنی پڑتی ہے

(۳) الفضل اس عرصہ میں کئی بار خریدار کو نہیں ملتا۔ روک لیا جاتا ہے

(۴) جن احباب نے اس وقت تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی ان کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ رقم ختم ہونے سے کم از کم دس دن قبل رقم دفتر الفضل میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ (منیجر)

امریکہ میں ۱۲ ایشیائی اقوام کے نمائندوں کا اجلاس

لیک سکسیس ۱۷ اپریل - اتوار کو ۱۲ ایشیائی عرب مندوبین کا طویل اجلاس ہؤا۔ گمان کیا جاتا ہے کہ اب پیکن سے نئی اپیل کی جائے گی کہ وہ کوریا میں جنگ بند کرنے کے متعلق اپنے رویہ کی وضاحت کرے۔

جنرل اسمبلی میں ان مندوبین کی قرارداد کی ناکامی کے بعد یہ ان کا دوسرا غیر سرکاری اجلاس تھا۔ اخبارات کو صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کوریا کی صورتِ حال کا جائزہ لیا اور وہ اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ لیکن معلوم ہؤا ہے کہ یہ لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ تازہ مثبت اقدام کا وقت آگیا ہے۔ وہ امریکہ اور مغربی طاقتوں کے نقطہ نظر سے واقف ہیں اور اب پیکن سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ مندوبین اپنی اپنی حکومتوں کو مطلع کریں گے اور وہاں سے ہدایات موصول ہونے کے بعد ان کا پھر اجلاس ہوگا۔

کل یہاں بتایا گیا کہ عام طور پر ایشیائی عرب مندوبین نے جنرل میکارتھر کی برطرفی کے متعلق صدر ٹرومین کی تشریح کو منظور کر لیا ہے کہ یہ اقدام جنگ کو کوریا تک محدود رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ لیکن بعض یہ اندیشہ محسوس کرتے ہیں کہ بیچو ریا کے مستقروں سے اشتراکی فضائی سرگرمیوں میں اب اضافہ نہ ہو جائے۔

افریقہ سے پاکستان کا احتجاج

کراچی ۱۷ اپریل - حکومت پاکستان نے علاقائی گروپ بندی کے قانون کے نفاذ کے خلاف جنوبی افریقہ کی حکومت سے احتجاج کیا ہے۔ گول میز کانفرنس کے انعقاد کے لئے ابھی تک پاکستان و بھارت اور جنوبی افریقہ کے درمیان خط و کتابت جاری ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہؤا۔

راولپنڈی سازش کیلئے خاص ٹربیونل مقرر کرنیکا اختیار

کراچی ۱۷ اپریل پاکستان دستور ساز اسمبلی نے کل راولپنڈی سازش کی تحقیقات کے لئے خاص ٹربیونل مقرر کرنے کا حکومت پاکستان کو اختیار دیدیا۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے، وہ قانون میں ٹربیونل کی کارروائی کو خفیہ رکھنے کے متعلق دفعات کے جواز میں بحث کی۔ کیونکہ میاں افتخار الدین نے کارروائی کو خفیہ نہ رکھنے پر زور دیا تھا۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ ملک کے عوام کی اکثریت کارروائی کو خفیہ رکھنے کے حق میں ہے۔ حکومت نے ملزموں کو صفائی پیش کرنے کا ہر ممکن موقع فراہم کرنے کی کوشش کی ہے حکومت جو کچھ کر رہی ہے وہ عوام کے مفادات کے عین مطابق ہے

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا میں نہیں چاہتا کہ کسی معصوم کو کوئی نقصان پہنچے اور اسی لئے ٹربیونل مقرر کیا جا رہا ہے تاکہ ملزموں کے ساتھ پورا پورا انصاف ہو سکے۔

آپ نے کہا پاکستان ایشیا کا مستحکم ترین ملک ہے اور دنیا کے مضبوط ممالک میں سے ایک ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ خطرات کو روکنے کے لئے پیشبندیوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔

یہ بل پیرزادہ عبدالستار نے پیش کیا۔ آپ نے ٹربیونل کی کارروائی کو خفیہ رکھنے پر زور دیتے ہوئے کہا اس کیس میں بہت سے سرکاری اسرار پر بحث ہوگی اس لئے اس کی کارروائی کو خفیہ رکھنا قرین مصلحت ہے۔ آپ نے کہا قانون میں ایسی گنجائش ہے کہ کسی عدالت کی کارروائی کو خفیہ رکھا جائے۔

۳ کمیٹی نے جو یادداشت پیش کی ہے اس میں سفارش کی گئی ہے کہ بعض خاص اشیاء کی درآمد روک دی جائے اور ریلوے ویگنوں کیلئے صرف ایسی چیزیں درآمد کی جائیں جن سے داخلی طور پر ان کی تیاری پر کوئی اثر نہ ہو

کوریا پر اتحادی طیاروں کا حملہ

ٹوکیو ۱۷ اپریل - آج شمالی کوریا میں اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے اسی ۸۰ طیاروں نے ہوائی فوج میں حصہ لیا۔ ایک تصادم میں کمیونسٹ کے ۳۰ طیاروں نے اقوام متحدہ کے ۶ طیاروں پر حملہ کیا۔ کمیونسٹ طیارے امریکی طیاروں کی بمباری سے دریائے یالو کے پلوں کی حفاظت کر رہے تھے۔

اقوام متحدہ کے ہوا بازوں کا بیان ہے کہ اس جنگ میں کمیونسٹوں کا ایک طیارہ تباہ ہوگیا اور کسی کو نقصان پہنچا۔

عمارتی سامان تیار کرنے والی کمپنی کا قیام

پشاور ۱۷ اپریل - کراچی، لاہور اور پشاور کے کچھ انجینئروں اور بیوپاریوں نے عمارتی سامان اور پائپ تیار کرنے کے لئے ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمپنی سارے پاکستان میں اپنا کام شروع کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔ کمپنی کا پہلا کارخانہ صوبہ سرحد میں عنقریب کام شروع کر دے گا۔

ٹیرف کمیشن نے انکوائری شروع کردی

لاہور ۱۷ اپریل - فولاد ڈھالنے اور تیار کرنے کے تحفظ کے لئے پاکستان ٹیرف کمیشن نے آج اسمبلی چیمبر میں عام انکوائری شروع کر دی۔ پٹیالہ انجینئرنگ ...

ابادان کی تازہ صورت حالات اور حکومت برطانیہ

لندن ۱۷ اپریل - ابادان سے تازہ ترین اطلاعات موصول ہونے کے بعد کل برطانوی دفتر خارجہ سے کوئی مزید بیان جاری نہیں کیا گیا۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ برطانوی سفیر کا حکومت ایران سے قریبی رابطہ قائم ہے۔ لیکن یہاں کے افسروں کا کہنا ہے کہ اخباری اطلاعات کے علاوہ انہیں اور کوئی خبر نہیں ملی ہے — لیکن ان خبروں سے اسکی برابر تصدیق ہو رہی ہے کہ اشتراکی ایجنٹ اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اور کمپنی اور حکومت کے درمیان کسی معاہدہ کو ناممکن بنا دینے کی سعی کر رہے ہیں۔

ان ایجنٹوں کی سرگرمیوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ تیل کو قومی ملکیت بنانے کا مسئلہ پیدا ہونے سے قبل ہی ان کے منصوبے مرتب ہو چکے تھے۔ مگر حالیہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ماہر اشتراکی شورش پسندوں کو گذشتہ چند دن سے شورش پیدا کرنے کے کام پر متعین کیا گیا ہے۔ اور وہ خاص طور پر طلباء کے طبقہ میں اپنا کام کر رہے ہیں جو بہت جلد جذبات سے متاثر ہو جاتے ہیں

کہا جاتا ہے کہ ہزاروں ایسے ایرانی مزدوروں کو جو عام طور پر کام کرتے ہوئے کام پر جانے سے اشتراکیوں کے منظم کئے ہوئے نوجوانوں نے روکا ہے۔ یہ لوگ نام پوچھنے کے بہانے سے ایسے مزدوروں کے پاس پہنچتے ہیں اور آہستہ سے انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے ہڑتال میں شرکت کی تو اس کا خمیازہ ان کے بیوی بچوں کو بھگتنا پڑے گا۔ ہمدرد مزدوروں کو زدوکوب بھی کیا گیا ہے اور دریا میں جہاں جہازوں پر تیل لادا جاتا ہے۔ انہیں کشتیوں سے پھینک دیا گیا ہے۔

عراق کی حکومت جس طور پر عراقی پٹرولیم کمپنی سے معاملہ طے کر رہی ہے اسے یہاں بہت سراہا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر "اکانومسٹ" کا نامہ نگار خصوصی متعینہ بغداد رقمطراز ہے "صالح جبری اور دوسرے لیڈروں کا یہ فیصلہ کہ تیل کے مسئلہ کو کسی اختلاف کی بناء [illegible] نہ بنایا جائے - (اسٹار)

اشتراکیوں کے دوستوں پر پابندی

برلن ۱۷ اپریل - وفاقی جرمن حکومت ایسی کمپنیوں کو کوئی ٹھیکے نہیں دے گی۔ جو ایسی جماعتوں اور انجمنوں کو مدد دیتی ہیں جو اشتراکیوں کے زیر اثر ہیں یا جن کا تعلق دائیں بازو کی انتہا پسند تنظیم "سیاسی محاذ" سے ہے۔

تعلق سے مراد وہ مالی مدد ہے جو بعض کمپنیاں سیاسی بیمہ کے طور پر ان جماعتوں کو ادا کرتی ہیں۔ اس پابندی کی فہرست میں جن غیر دستوری عناصر کا ذکر ہے۔ انمیں جرمن ثقافتی لیگ اور جرمن سوویٹ دوستی کی انجمن شامل ہیں (اسٹار)

ٹڈیوں کے پاکستان پر حملہ کرنیکا خطرہ

لندن ۱۷ اپریل - لندن میں ٹڈیوں کے انسداد کے تحقیقاتی مرکز نے اندازہ لگایا ہے کہ امید ہے کہ جنوبی اور مشرقی ایران میں ٹڈیوں کی افزائش نسل جاری رہے گی۔ اور اس مہینہ نئی نسل کے دَل شمال اور مشرق کی جانب پرواز کریں گے۔ جس سے افغانستان۔ ازبکستان۔ سوویٹ روس کی ترکمانستان کی ری پبلک اور پاکستان نیز شمال مغربی ہند کو خطرہ لاحق ہوگا

غالباً پاکستان اور ہندوستان میں موسم بہار میں ٹڈیوں کی افزائش نسل جاری رہے گی۔ اور ایران سے آنے والے دَل کے ساتھ مل کر یہ بڑے علاقے پر چھا جائے گی۔ اگر سعودی عرب اور اردن میں پیدا ہونے والے ٹڈیوں کے دَل آگے بڑھے تو مصر۔ اسرائیل۔ شام و لبنان۔ عراق اور جنوب مشرق ترکی پر بھی حملہ کا امکان پیدا ہو جائے گا۔ (اسٹار)

نواب بہادر یار جنگ کو خراج عقیدت

راولپنڈی ۱۷ اپریل - نواب بہادر یار جنگ کی وفات کی برسی منانے کے لئے یہاں ایک عام جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں انہیں مقررین نے خراج عقیدت پیش کیا۔

مرحوم نواب نے مسلمانان ہند کی جو خدمات انجام دی ہیں اور قیام پاکستان کے سلسلہ میں جو کوششیں کی ہیں۔ ان پر مقرروں نے روشنی ڈالی اور ان خدمات کو سراہا۔ اردو کے مقامی روزناموں نے بھی ان کی یاد میں خاص مقالے شائع کئے (اسٹار)